# خلاصہ شمائل ترمذی

یعنی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وکمالات کا مختصر مجموعہ

از

''جمع الفضائل فی شرح الشمائل''

(حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی مدظلہ، استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند)

## سلسلہ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (1)

كَانَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ ، وَلَا بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ ، وَلَا بِالآدَمِ ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ ، وَلَا بِالسَّبْطِ ، بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، فَتَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ.

---

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پستہ قد، اور نہ بہت زیادہ سفید (چونہ کی مانند) اور نہ بالکل ہی گندم گوں، اور نہ ہی ان کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے اور نہ بالکل ہی سیدھے کھلے ہوئے تھے، چالیس سال کی عمر میں اللہ نے آپ کو مبعوث فرمایا، اس کے بعد آپ دس سال تک مکہ میں مقیم رہے اور پھر دس سال مدینہ منورہ میں، پھر آپ کا وصال ساٹھ سال کے بعد ہوا، درانحالیکہ آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ (شمائل ترمذی)

سلسلہ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (2)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ ، فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ .

**ترجمہ:** حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دفعہ چاندنی رات میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس حال میں کہ آپ کے بدن پر سرخ جوڑا تھا تب میں ان کو دیکھنے لگا اور پھر چاند کو، حقیقت یہ ہے کہ آپ میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ حسین لگے۔

---

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ ، رَجِلَ الشَّعْرِ .

**ترجمہ:** حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح گورے رنگ کے تھے، گویا اُن کا بدن چاندی سے ڈھالا ہوا ہو، آپ قدرے گھنگھریالے بالوں والے تھے۔

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (3)

عَنْ سَعِيدٍ الْجَرِيرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ ، يَقُولُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِي قُلْتُ : صِفْهُ لِي ، قَالَ : كَانَ أَبْيَضَ ، مَلِيحًا ، مُقَصَّدًا .

**ترجمہ:** حضرت سعید جریری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طفیل کو یہ کہتے سنا کہ اب روئے زمین پر میرے علاوہ اور کوئی نہیں رہا جس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو، تو میں نے ان سے آپ کا حلیۂ مبارک بیان کرنے کو کہا انہوں نے فرمایا کہ آپ گورے ملیح اور معتدل جسم کے تھے۔

---

كَانَ عَلِيٌّ ، إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ : بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، وَهُوَ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ.

**ترجمہ:** جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے تو مکمل حدیث ذکر کرتے اور پھر یہ بھی کہتے کہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوّت تھی اور آپ خاتم الانبیاء تھے۔

سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (4)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک ان کے نصف کانوں تک تھے۔

---

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتَّى كَأَنَّ ثَوْبَهُ، ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اپنے سر میں تیل استعمال فرماتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے اور اکثر کپڑے کا ایک ٹکڑا ڈال لیا کرتے جس کی وجہ سے محسوس ہوتا کہ یہ کپڑا کسی تیل بنانے والے کا ہو۔

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (5)

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلَّى الله عليه وسلم لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ ، وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیمّن (دائیں جانب سے کرنا) کو پسند فرماتے اپنی طہارت میں جب طہارت حاصل فرماتے، اسی طرح جب کنگھا کرتے یا جوتا پہنتے تو اس میں بھی دائیں کو ترجیح دیتے تھے۔

---

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا .

**ترجمہ:** حمید بن عبد الرحمن ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاہے گاہے کنگھی کیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

+91 9045909066

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (6)

عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ : لَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ ، إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي صُدْغَيْهِ وَلَكِنْ أَبُو بَكْرٍ ، خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

**ترجمہ:** حضرت قتادہؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خادم نبیؐ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے بالوں کی سفیدی اس حد تک پہونچی ہی نہیں تھی، البتہ ان کے دونوں کنپٹیوں میں سفیدی آئی تھی، ہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مہندی اور کتم سے خضاب کیا ہے۔

---

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : اكْتَحِلُوا بِالإِثْمِدِ ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ، ثَلاثَةً فِي هَذِهِ ، وَثَلاثَةً فِي هَذِهِ.

**ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ اثمد کا سرمہ لگایا کرو کیوں کہ یہ بینائی بڑھاتا ہے اور پلکیں اگاتا ہے، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضورؐ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین بار اس آنکھ میں لگاتے اور تین دفعہ اُس آنکھ میں۔

+91 9045909066

## سلسلہ شمائل نبی ﷺ (7)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْقَمِيصُ.

**ترجمہ:** حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس کرتہ تھا۔

---

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ ، لِيَلْبِسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ .

**ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ کپڑوں میں سفید رنگ اختیار کیا کرو زندہ افراد اسی کو پہنیں اور اپنے مردوں کو سفید ہی کپڑوں میں دفن کیا کرو کیوں کہ یہ سب سے بہتر لباس ہے۔

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (8)

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ ، وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُورِهِ .

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی الامکان کنگھا کرنے اور جوتا پہننے اور پاکی حاصل کرنے میں دائیں سے ابتدا فرماتے تھے۔

---

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلا يَلْبَسُهُ

**ترجمہ:** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس سے مہر لگایا کرتے تھے مگر اسے پہنتے نہیں تھے۔

---

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ .

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء کو جاتے تو اپنی انگوٹھی نکال دیتے۔

## سلسلہ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (9)

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

**ترجمہ:** حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں فتح مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

---

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ، فَقَالَ: هَذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلا حَقَّ لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

**ترجمہ:** حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کے گوشت والے حصہ کو پکڑا اور فرمایا کہ یہ جگہ تمہاری لنگی کی ہونی چاہئے، اگر اس پر نہ مانو تو تھوڑا نیچے بھی کر لو، اور اس پر بھی قناعت نہ ہو تو تمہاری لنگی کو ٹخنوں کے برابر یا اس سے نیچے نہ ہونا چاہئے۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (10)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا مَشَى ، تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا ، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ.

**ترجمہ:** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو آگے کو جھک کر قوت سے چلتے، گویا بلندی سے پستی کی جانب اتر رہے ہوں۔

---

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : أَمَّا أَنَا ، فَلا آكُلُ مُتَّكِئًا .

**ترجمہ:** حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (11)

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاثَ.

**ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

---

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ ؟ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ : مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالَى ، فَقِيلَ لَهُ : هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ : مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ ؟ قَالَ : كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ، ثُمَّ نَعْجِنُهُ.

**ترجمہ:** حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول سے دریافت کیا گیا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف آٹے کی روٹی کھائی تھی یعنی چھنا ہوا آٹا اور میدہ؟ تو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات تک صاف آٹا نہیں دیکھا، پھر ان سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کے یہاں چھلنیاں بھی تھیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں تھیں، تو ان سے کہا گیا پھر آپ لوگ جو کو کس طرح صاف کیا کرتے تھے؟ تو جواب دیا کہ ہم اسے پھونکتے تھے تو اس میں جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا، پھر ہم اسے گوندھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (12)

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فِي حَدِيثِهِ : نِعْمَ الإِدَامُ أَوِ الأُدُمُ الْخَلُّ .

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔“

---

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ .

**ترجمہ:** حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

---

عَنْ أَبِي أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : كُلُوا الزَّيْتَ ، وَادَّهِنُوا بِهِ ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

**ترجمہ:** ابواسید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھاؤ بھی اور لگاؤ بھی کیوں کہ وہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (13)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ، فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

**ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدو پسند تھا، ایک دفعہ آپؐ کے پاس کدو لایا گیا یا یہ کہ آپؐ کو دعوت پر بلایا گیا تو میں کدو تلاش کرتا رہا اور آنحضورؐ کے سامنے رکھتا رہا کیوں کہ مجھے معلوم تھا کہ آپؐ اسے پسند فرماتے ہیں۔

---

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھا اور شہد پسند فرماتے تھے۔

---

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

**ترجمہ:** عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا گوشت کھایا ہے۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (14)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى صَفِيَّةَ بِتَمْرٍ وَسَوِيقٍ

**ترجمہ:** حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کا ولیمہ کھجور اور ستّو کی صورت میں دیا تھا۔

---

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ، فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى طَعَامِهِ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانا کھائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو اسے بسم اللہ اوّله و آخره کہہ لینا چاہئے۔

---

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ طَعَامٌ، فَقَالَ: ادْنُ يَا بُنَيَّ، فَسَمِّ اللهَ تَعَالَى، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

**ترجمہ:** حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بیٹے قریب آجاؤ اور بسم اللہ کہہ لو اور داہنے ہاتھ سے کھانا شروع کردو اور جو تمہارے قریب ہے اس میں سے کھاؤ۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (15)

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

**ترجمہ:** حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

---

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں میٹھی اور ٹھنڈی چیز سب سے زیادہ پسند تھی۔

---

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ، وَهُوَ قَائِمٌ.

**ترجمہ:** حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زم زم کا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا ہے۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (16)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ

**ترجمہ:** حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں لوٹانی نہیں چاہیے، تکیہ، تیل وخوشبو اور دودھ۔

---

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

**ترجمہ:** حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ بات کرتے تھے واضح، جدا جدا، اس طرح کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو وہ یاد کرلے۔

---

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم.

**ترجمہ:** حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلہ شمائل نبی ﷺ (17)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات سونے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہتھیلیوں کو اٹھا کر کے ان پر دم فرماتے اور ان پر ''قل ھو اللہ احد'' ''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھتے پھر دونوں ہتھیلیوں کو حتی الامکان پورے بدن پر پھیر لیا کرتے تھے، پہلے تو دونوں ہتھیلیاں اپنے سر چہرے اور بدن کے سامنے کے حصے پر پھیرتے تھے اور ایسا تین مرتبہ کرتے تھے۔

---

عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: قَدْ تَرَى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً.

**ترجمہ:** عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا تمہیں معلوم ہے میرا گھر مسجد سے کس قدر قریب ہے اس کے باوجود گھر میں نماز پڑھ لینا مجھے زیادہ پسند ہے مسجد کے مقابلہ میں الّا یہ کہ وہ نماز فرض ہو۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (18)

عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ، أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَتَا: مَا دِيمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ قَلَّ.

**ترجمہ:** ابو صالح سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا تو دونوں نے جواب دیا وہ عمل جو پابندی سے کیا جائے خواہ وہ کتنا ہی کم ہو۔

---

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهُ لِيفٌ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے وہ چمڑے کا ہوتا جس کے اندر کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔

---

قِيلَ لِعَائِشَةَ: مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ، وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ بھی ایک انسان تھے وہ اپنے کپڑوں میں خود ہی جوں تلاش کر لیتے اور اپنی بکری کا دودھ خود ہی نکالتے اور اپنا کام خود ہی کرتے۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (19)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ، لِمَ صَنَعْتَهُ، وَلا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ، لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، وَلا مَسَسْتُ خَزًّا وَلا حَرِيرًا، وَلا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَلا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ، وَلا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رسول الله صلى الله عليه وسلم.

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت دس سال تک کی ہے، اس دوران آپؐ نے کبھی اف بھی نہیں کہا حتی کہ میں نے کوئی کام کیا تو یہ بھی نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا، یا کوئی کام چھوڑ دیا تو یہ بھی نہیں فرمایا کہ کیوں چھوڑ دیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق مند تھے، میں نے کوئی ریشمی کپڑا یا ریشم اور نہ کوئی چیز چھوئی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم یا ملائم ہو، اور نہ کوئی خوشبو اور عطر سونگھی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے زیادہ خوشبودار ہو۔

---

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ، إِلا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلا ضَرَبَ خَادِمًا وَلا امْرَأَةً.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنے دست مبارک سے کبھی نہیں مارا سوائے اللہ کے راستے میں جہاد کے وقت اور نہ ہی آپؐ نے کبھی کسی خادم یا عورت کو مارا۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلہ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (20)

قَالَ الْحُسَيْنُ: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فِي جُلَسَائِهِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلا غَلِيظٍ، وَلا صَخَّابٍ وَلا فَحَّاشٍ، وَلا عَيَّابٍ وَلا مُشَاحٍ، يَتَغَافَلُ عَمَّا لا يَشْتَهِي، وَلا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيهِ وَلا يُخَيَّبُ فِيهِ، قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلاثٍ: الْمِرَاءِ، وَالإِكْثَارِ، وَمَا لا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلاثٍ: كَانَ لا يَذُمُّ أَحَدًا، وَلا يَعِيبُهُ، وَلا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ، وَلا يَتَكَلَّمُ إِلا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ، وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ، وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ، حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ، يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ، وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ، وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ، وَلا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلا مِنْ مُكَافِئٍ وَلا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعُهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ.

**ترجمہ:** حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے اہل مجلس کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے متصف رہتے، نرم مزاج تھے، نہ سخت گو اور نہ سخت مزاج، نہ چلّانے والے اور نہ فحش گفتار نہ عیب جو اور نہ بخل صفت، جو بات ناپسند ہوتی اس سے تغافل فرماتے، نہ آپؐ اس کو مایوس فرماتے اور نہ تصدیق کرتے، آپؐ نے اپنے آپ کو تین عادتوں سے باز رکھا تھا، جھگڑے سے، تکبر سے اور فضول باتوں سے، اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا، نہ آپؐ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ معیوب قرار دیتے، آپؐ کسی کے عیوب تلاش نہیں کرتے تھے اور وہی گفتگو فرماتے جس میں ثواب کی امید کرتے، جب آپؐ گفتگو فرماتے تو اہل مجلس اپنے سروں کو ایسے جھکا لیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور جب آپؐ خاموش ہوتے تبھی وہ لوگ بات کرتے، آپؐ کے سامنے وہ لوگ کسی بات پر جھگڑتے نہیں تھے، اور جب کوئی آپؐ سے بات کرتا تو سب چپ رہتے یہاں تک کہ آپؐ اس کی بات سن کر فارغ ہو جاتے، آپؐ کے سامنے ان کی بات ایسے ہوتی جیسے وہی سب سے پہلے آپؐ سے بات کر رہا ہو (ہر ایک کے ساتھ توجہ یکساں، پہلے بات کرے یا بعد میں) مجلس کے افراد کسی بات پر ہنستے تو آپؐ بھی مسکراتے اور وہ لوگ کسی بات پر تعجب کرتے تو آپؐ بھی کرتے، کسی اجنبی کی سخت بات یا سوال پر تحمل فرماتے حتی کہ بعض صحابہؓ آپؐ کی مجلس میں بھی ان مسافر اجنبیوں کو لے کر آتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ جب تم کسی ضرورت مند کو دیکھو تو اس کی مدد کرو، آپؐ تعریف بھی قبول نہیں کرتے تھے ہاں کوئی اعتدال کے ساتھ شکریہ ادا کرے تو دوسری بات ہے، آپؐ کسی کی بات کو درمیان سے نہیں کاٹتے تھے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرتا تو آپؐ اسے روک دیتے تھے یا خود کھڑے ہو جاتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

+91 9045909066

deenipaighamat

Jamia Imam Muhammad Anwar Shah

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (21)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی کوئی چیز کل آئندہ کے لئے بچا کر اپنے پاس نہیں رکھی۔

---

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ، وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ قبول بھی فرماتے تھے اور اس پر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

---

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

**ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں ۱۳/ سال رہے جن میں آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر مدینہ میں دس سال، اور آپؐ کی جب رحلت ہوئی تو ان کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ (شمائل ترمذی)

## سلسلۂ شمائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (22)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ، قَالَ: مَا قَبَضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ، ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ.

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی توصحابہ میں آپؐ کی تدفین کے مقام پر اختلاف ہوا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات سنی تھی جواب تک بھولا نہیں ہوں آپؐ نے فرمایا تھا کہ نبی کی وفات اسی جگہ ہوتی ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتے ہیں، لہٰذا ان کوان کے مقام رحلت میں ہی دفن کرو۔

---

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا مَاتَ.

**ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وعائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

---

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ

**ترجمہ:** حضرت ابوسلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا وصال دوشنبہ کے دن ہوا اور منگل کے روز تدفین ہوئی۔

+91 9045909066

شارح

حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی

استاذ حدیث وادب عربی دار العلوم وقف دیوبند